بریلوی علماء کی جانب سے پیر کرم شاہ الازہری کی تکفیر

بریلویوں کے اعلیٰ حضرت احمد رضا خان قادری نے "تمہید الایمان" و "حسام الحرمین" اور دیگر کتب وفتاویٰ جات میں جن تکفیری اصول کا بیان واطلاق پیش کر رکھا ہے وہ ایسی دو دھاری تلوار ہے کہ جس نے مخالفین کو زخمی کرنے کے ساتھ ساتھ بریلویوں کے اپنے گلے کاٹنے کا کام بخوبی انجام دیا ہے۔ رہی سہی کسر ان آلِ بریلی نے نکال دی ہے جنھوں نے "حسام الحرمین" کو کفر وایمان کا پیمانہ مقرر کر رکھا ہے۔ 'جو فلاں کو کافر نہ مانے وہ بھی کافر' کا بے دریغ معین استعمال اس خوبی سے کیا کہ شاید ہی کوئی بریلوی عالم خود ایک دوسرے کے فتویٰ تکفیر سے بچا ہو اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی بریلوی علماء کی جانب سے اپنے ہی انتہائی معتبر مفسر و عالم پیر کرم شاہ الازہری بھیروی کی تکفیر ہے۔ ثبوت پیش خدمت ہیں۔

www.RazaKhaniMazhab.com

www.HaqqForum.com

www.youtube.com/RazaKhaniMazhab

www.youtube.com/RazaKhaniGustakh

جسٹس محمد کرم شاہ صاحب کے

اہلسنت و جماعت سے اعتزالی نظریات کا تحقیقی و
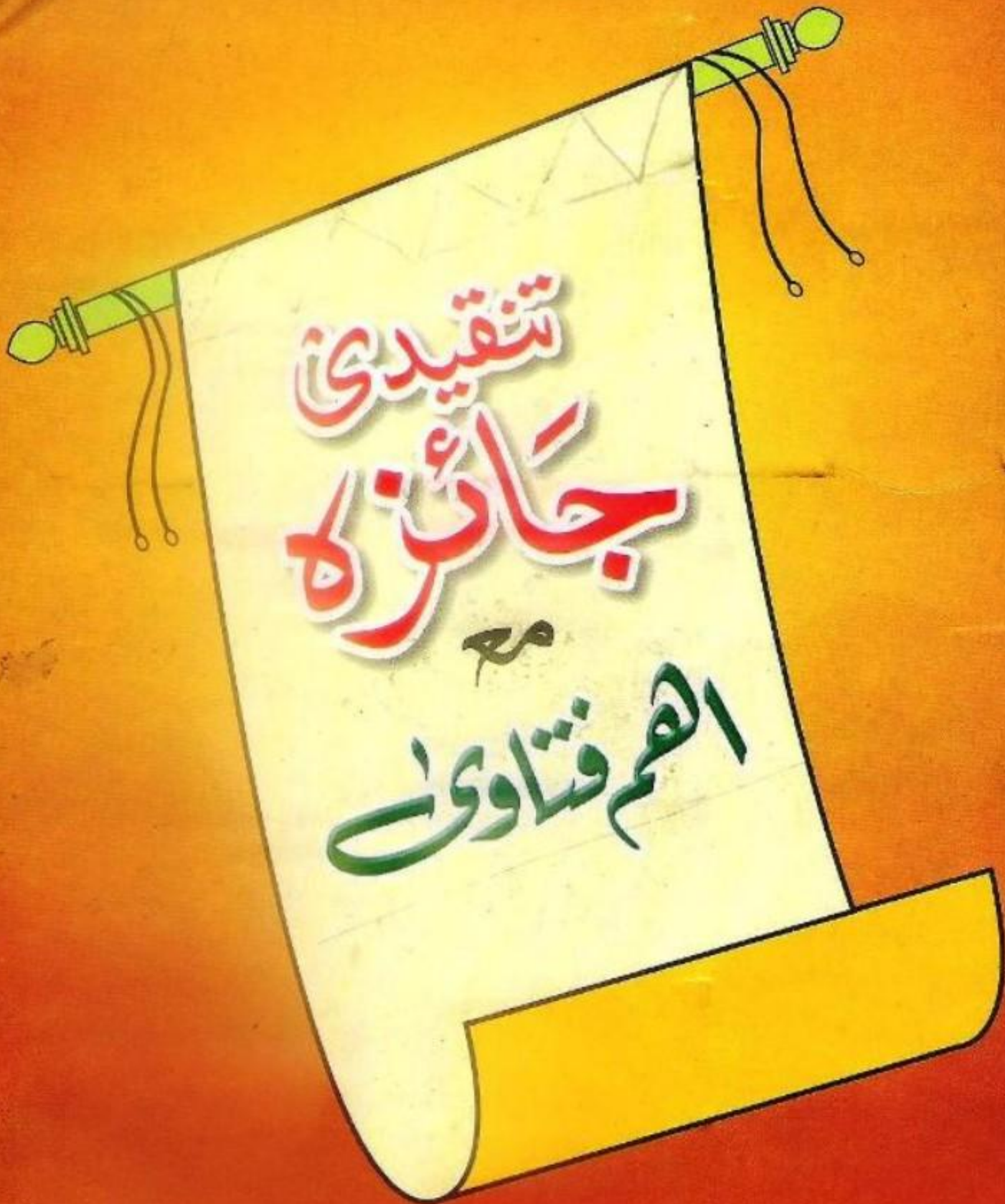
ناشر: انجمن فکر رضا پاکستان

مختصر استفتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ پیر کرم شاہ صاحب بھیروی کے متعلق حکم شرعی بیان فرمایا جائے اس کے عقائد و نظریات یہ ہیں۔

1. اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رضی اللہ عنہ سمیت عرب و عجم کے سینکڑوں علماء نے دیوبندیوں کی کفریہ عبارات کی بنا پر ان پر کفر کا فتویٰ دیا اور یہ کہ جو شخص ان کے کفریات پر مطلع ہو کر بھی ان کے کفر میں شک کرے یا ان کو کافر نہ مانے وہ بھی کافر ہوگا (حسام الحرمین) مگر یہ شخص دیوبندیوں کی ضروریات دین میں اہلسنت و جماعت کے ساتھ کلی موافقت بتلاتا ہے اور ان کے ساتھ اختلافات کو فروعی اور ان کی تکفیر کو عمر کا ضیاع قرار دیتا ہے اس کی اصل عبارت یہ ہے:

''اس باہمی اور داخلی انتشار کا سب سے المناک پہلو اہل سنت والجماعت کا آپس میں اختلاف ہے۔ جس نے انھیں دو گروہوں میں بانٹ دیا ہے۔ دین کے اصولی مسائل میں دونوں متفق ہیں اللہ تعالیٰ کی توحید ذاتی و صفاتی حضور نبی کریم ﷺ کی رسالت اور ختم نبوت قرآن کریم قیامت اور دیگر ضرویات دین میں کلی موافقت ہے لیکن بسا اوقات طرز تحریر میں بے احتیاطی اور انداز تقریر میں بے اعتدالی کے باعث غلط فہمیاں پیدا ہوتی ہیں اور باہمی سوظن ان غلط فہمیوں کو ایک بھیانک شکل دے دیتا ہے اگر تقریر و تحریر میں احتیاط و اعتدال کا مسلک اختیار کیا جائے اور اس بدظنی کا قلع قمع کر دیا جائے تو اکثر و بیشتر مسائل میں اختلاف ختم ہو جائے اور اگر چند امور میں اختلاف باقی رہ بھی جائے تو اس کی نوعیت ایسی نہیں ہوگی کہ دونوں فریق عصر حاضر کے سارے تقاضوں سے چشم پوشی کیے آستینیں چڑھائے لٹھ لئے

ایک دوسری کی تکفیر میں عمریں برباد کرتے رہیں۔ (تفسیر ضیاء القرآن، ج اول، ص 22)

2. یہی شخص اللہ تعالیٰ کو ستم ظریف قرار دیتا ہے اس کی اصل عبارت یہ ہے کہ

"قدرت کی کرشمہ سازی ملاحظہ ہو ایک طرف مظاہر فطرت کو اتنا حسین بنا دیا کہ دل بے ساختہ ان کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں اور دوسری طرف ان میں اتنا غموض رکھ دیا کہ لاکھ سر پٹخنے ان کی دل کشی اور حسن کا راز معلوم نہیں ہوتا اور اس پر ستم ظریفی یہ فرمائی کہ کھوج لگانے کی تڑپ اور سراغ رسانی کے بے تابیاں مضمر کر دیں۔ (تفسیر ضیاء القرآن، جلد: اول، صفحہ: 130)

3. اعلیٰحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ سمیت عرب و عجم کے سینکڑوں علماء نے دیوبندیوں کے مولوی قاسم نانوتوی کی کتاب تحذیر الناس کی گستاخانہ عبارات کی بنا پر اس کی تکفیر کی اور اسے منکر ختم نبوت قرار دیا اور یہ کہ جو اس کے کفر میں شک کرے اسے بھی کافر قرار دیا مگر شخص مذکور لکھتا ہے کہ "حضرت قاسم العلوم کی تصنیف لطیف مسمیٰ بہ تحذیر الناس کو متعدد بار غور و تامل سے پڑھا ہر بار نیا لطف و سرور حاصل ہوا۔ علماء کے شدید تنبیہ ضیاء القرآن سے چھپنے والی کتاب "جمال کرم" میں لکھا ہے "حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فیصلہ فرمایا کہ ایسی عبارات (تحذیر الناس کی) انسانوں کو ایمان سے محروم کر دیتی ہیں جبکہ حضور ضیاء الامت (پیر کرم شاہ صاحب) نے نانوتوی موصوف کی عبارات کو قضیہ فرضیہ پر محمول کرتے ہوئے اسے کفریہ کہنے میں احتیاط برتی ہے"۔

(جمال کرم، ص: 696، جلد: اول)

4. پیر کرم شاہ صاحب فرماتے ہیں:

i. فرمایا: کسی گستاخ رسول کو کافر کہنے کا دور گزر گیا ہے (جمال کرم صفحہ 694 جلد سوم)

ii. فرمایا: کسی گستاخ رسول کو کافر کہنے کا دور گزر گیا۔

(ضیائے حرم کا ضیاء الامت نمبر 361 مئی 1999ء)

iii۔ پیر کرم شاہ صاحب فرماتے ہیں "کسی کو گستاخ رسول کہنے کا وقت گزر گیا ہے" (ملفوظات ضیاء الامت، صفحہ: 36، مطبوعہ مکتبہ جمال کرم)

5. پوری امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ بیک وقت طلاق ثلاثہ دینے سے تینوں طلاقیں واقع ہوتی ہیں مگر مذکورہ شخص ایک مجلس کی دی گئی تین طلاقوں کو وھابیہ کی حمایت میں واحد طلاق قرار دیتا ہے۔ آئمہ اربعہ کا اس پر اتفاق تسلیم کرنے کے باوجود فیصلہ یہ دیتا ہے کہ ایک مجلس کی تین طلاقوں کے واحد ہونے والے قول پر عمل کرنا ارجح ہے (دعوت فکر ونظر، جمال کرم، ص: 648، جلد: اول)

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ "اعلیٰحضرت بریلوی رضی اللہ عنہ کا فتویٰ تکفیر دیوبندیوں کے بارے حق ہے تو یہ شخص ان عبارات کے پیش نظر "من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر" کے زمرہ میں آتا ہے یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ کو ستم ظریف قرار دینے اور گستاخ رسول کو کافر کہنے کا دور گزر گیا ان عبارات کے پیش نظر مذکور شخص پر حکم شرعی کیا ہے؟ مسئلہ طلاق ثلاثہ میں اجماع امت سے انحراف کرنے پر مذکور شخص گمراہ ہے یا نہیں؟ اظہار حق فرما کر عنداللہ ماجور ومشکور فرمائیں۔

السائل

فقیر محمد رضا قادری

لاہور پاکستان۔

فیصلہ شرعیہ مرکزی دار الافتاء،۸۲ سوداگران بریلی شریف

الجواب

حضور سید عالم ﷺ کا خاتم النبین ہونا ضروریات دین میں سے ہے۔اور حضور رحمت عالم ﷺ کے خاتم النبین ہونے کا انکار یا شک کرنا کفر ہے کہ ضروریات دین کا انکار ہے قال اللہ تعالیٰ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین تتمہ الفتاوی اور الاشباہ والنظائر میں ہے ان لم یعرف ان محمد ﷺ واخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات اور تفسیر روح البیان میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبین کے تحت ہے و من قال بعد نبینا نبی یکفر لانہ انکر الرضی و کذلک لوشک فیہ لان الحجۃ تبین الحق من الباطل۔و تنبأ رجل فی زمن ابی حنیفہ و قال امھلونی حتی اجئی با لعلامات فقال ابو حنیفۃ من طلب منہ علامۃ فقد کفر لقولہ علیہ السلام (لا نبی بعدی) اہل سنت و جماعت کا اجماع قطعی قائم کہ باری تعالیٰ سے ظلم ممکن نہیں شرح فقہ اکبر میں ہے لا یوصف اللہ تعالیٰ بالقدرۃ علی الظلم لان المحال لا یدخل تحت القدرۃ و عند المعتزلۃ انہ یقدر و لا یفعل اوایک مجلس میں تین طلاقیں ہو جانے پر جمہور صحابہ وتابعین و آئمہ اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کا اجماع ہے ہرگز امام شافعی یا کوئی امام اس کے خلاف کے قائل نہیں۔ امام اجل ابوذکریا نووی شافعی شرح صحیح مسلم شریف میں فرماتے ہیں قال الشافعی و مالک و ابو حنیفہ و احمد و جماھیر العلماء من السلف و الخلف یقع الثلث لہذا صورت مسئولہ میں شخص مذکور خارج از اسلام ہے اور اس کی کتابوں کا پڑھنا بھی ناجائز ہے اور ان کی اشاعت وخرید و فروخت بھی ناجائز ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم

(۱) مہر و دستخط: کتبہ (مفتی) محمد مظفر حسین قادری رضوی
مرکزی دار الافتاء ۸۲ سوداگران بریلی شریف ۲۹ صفر المظفر ۱۴۲۷ھ

(۲) دستخط ومہر: صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

(حضرت تاج الشریعۃ، قاضی اسلام) الفقیر محمد اختر رضا قادری غفرلہ

(۳) دستخط ومہر: صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

(مفتی) قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ القوی

(۴) الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

(مفتی) محمد یونس رضا الاویسی الرضوی غفرلہ

(۵) ۷۸۶ الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

(مولانا محمد ناظم علی قادری بارہ بنکوی

(۶) ۷۸۶ صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم

(مولانا) محمد کوثر علی رضوی

ضیائے حرم کے ضیاء الامت نمبر ص ۳۶۱ کا عکس

فرمایا: کسی کو گستاخ رسول کہنے کافر کہنے کا دور گزر گیا۔ کسی کام کے لئے اپنے آپ کو وقف کردیں ہمیں تو گرمی سردی کا پتہ ہی نہیں۔ جب تک آپ فدویت کے اس مقام تک نہیں پہنچیں گے۔ یہ خطرات کے بادل نہیں ٹل سکتے۔

سروری در دین ما خدمت گری است

عدل فاروقی و فقر حیدری است

فتویٰ مرکزی دارالافتاء جامعہ منظر اسلام بریلی شریف۔یو۔پی۔بھارت

۸۶/۹۲ الجواب اللھم ہدایت الحق والصواب

مجدد دین وملت سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کا فتویٰ تکفیر جو دیو بندیوں کے متعلق ہے یا دوسرے مرتدین کے لیے ہے وہ بالکل حق اور صحیح ہے اور شخص مذکور اپنی کفری بکواس نیز سب کچھ جان بوجھ کر من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر کے تحت قطعاً یقیناً خارج از اسلام مرتد ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

۲۔ الجواب اس شخص نے جو اللہ رب العزت سبوح وقدوس عزوجل کو معاذ اللہ ستم ظریف کہا یقیناً اس نے اللہ جل شانہ کی توہین کی اور اللہ عزجلالہ کی ادنیٰ توہین کفر ہے تو شخص مذکور بلاشک کافر و مرتد ہے۔ پھر یہ کہ اس ملعون نے اللہ کے محبوب عزجلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنے والے کو کافر و مرتد نہ جانا اور صاف صاف کہہ دیا کہ (گستاخ رسول کو کافر کہنے کا دور گزر گیا) یعنی اب کوئی ملعون شیطان کا چیلہ جہنمی چاہے منہ بھر بھر کر گستاخی رسول کرے اسے کافر نہ کہا جائے۔ معاذ اللہ رب العالمین۔ اس ملعون جہنمی کے نزدیک وہ مسلمان ہی رہے گا بہرحال شخص مذکور فی السؤال اپنی کفریات کے سبب خارج از اسلام ہے اس کی عورت اس کے نکاح سے باہر ہے اور جو شخص اس ملعون کے کفریات کو جانتے ہوئے اسے مسلمان جانے گا بلکہ اس ملعون کے کفر و عذاب میں ادنیٰ شک کرے گا وہ بھی مسلمان نہیں رہے گا۔ اس خبیث جہنمی ملعون کی کفری بکواس کے ہوتے ہوئے اس کی طلاق ثلاثہ کے متعلق گفتگو کا کیا لحاظ۔ احناف کے نزدیک بیک وقت طلاق ثلاثہ سے طلاق مغلظہ ہی کا حکم ہے اور اسی پر ہمارے دیگر ائمہ کرام علیہم الرضوان متفق ہیں۔ جو اس کے خلاف ہے یقیناً گمراہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر قادری محمد فاروق غفرلہ

خادم الافتاء منظر اسلام بریلی شریف ۳ ربیع النور شریف ۱۴۲۶ھ

تصدیقات فتویٰ منظر اسلام بریلی شریف

1۔ الجواب الصحیح و علیہ الفتویٰ

فقیر قادری محمد غفران علی صدیقی

خادم مسند افتاء وارشاد دارالعلوم نیو پارک

انک برونکی نیویارک۔ امریکہ

2۔ محمد یعقوب شاہ

جامع مسجد توکلی منڈی بہاؤالدین

3۔ الجواب صحیح۔۔۔۔ دستخط ومہر

محمد حنیف قریشی مدرسہ جامعہ رضویہ

ضیاء العلوم ۔ راولپنڈی

4۔ ذالک کذالک انی مصدق لذلک

حررہٗ عبدالمصطفٰے سید حبیب الرحمٰن شاہ

ریٹائرڈ رجسٹرار لاء شریعت۔ آزاد کشمیر

مظفر آباد

5۔ الجواب الصحیح والمجیب

مصیب محمد عبدالرشید رضوی

مہتمم جامعہ قطبیہ رضویہ جھنگ

6۔ الجواب الصحیح والمجیب مصیب

ابوالعطا محمد الیاس جامعہ غوثیہ رضویہ جڑانوالہ

7۔ الجواب الصحیح والمجیب مصیب

فقیر محمد شریف غفرلہ

جامعہ سراجیہ رضویہ جھنگ روڈ بھکر

8۔ اصاب من اجاب۔۔۔۔۔۔۔

محمد عبدالشکور ہزاروی۔۔۔۔ وزیر آباد

9۔ الجواب الصحیح والمجیب مصیب

احقر محمد عبداللطیف غفرلہ خادم علوم دینیہ

بدارالعلوم جامعہ نعیمیہ لاہور۔ ۳۰ ربیع الاول

۱۴۲۶ھ

فتاویٰ جامعہ رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

الجواب

نمبر۱ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کا فتویٰ برحق ہے یہ صرف آپ کا ہی نہیں بلکہ عرب و عجم کے تمام علماء کرام کا فتویٰ ہے اور شخص مذکور اس زمرے میں آتا ہے۔

نمبر۲ اللہ تعالیٰ ظلم سے پاک ہے متعدد آیات قرآنیہ اس کی شاہد ہیں اللہ تعالیٰ کو ستم ظریف کہنا کفر ہے گستاخ رسول کو کافر قرار نہ دینا بھی کفر ہے۔

نمبر۳ طلاق ثلاثہ پر اجماع امت ہے اور اجماع امت کا منکر گمراہ و بددین ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم و رسولہ

کتبہ فقیر ابوالصالح محمد بخش رضوی
جامع رضویہ مظہر اسلام فیصل آباد

14-2-2005

مہر
الجواب صحیح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

۱۱ ربیع الاول ۱۴۲۶ھ

والا کافر ہے یہ قضیہ مطلقہ ہے کسی زمانہ اور نیت سے مقید نہیں ہے۔ ان مقدمات مذکورہ میں نظر و فکر کرنے کے بعد نتیجہ یہ اخذ ہوگا کہ گستاخی رسول کفر ہے اور جو گستاخ رسول کی تعظیم کرے اس لحاظ سے کہ وہ گستاخ اور مرتد ہے وہ بھی کافر ہے جو گستاخ رسول کو گستاخ رسول نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔

گستاخان رسول کی حوصلہ افزائی کیلئے ایسا کلمہ کہنا جزماً کفر ہے۔ اور بلا ریب و شک من شلك فی کفره وعذابه فقد کفر کے زمرے میں آتا ہے۔ ہم قارئین کی خدمت میں پیر کرم شاہ کی اور عبارت پیش کرتے ہیں امید ہے کہ وہ نظر انصاف سے فیصلہ فرمائیں گے:

"کسی گستاخ رسول کو کافر کہنے کا دور گذر گیا ہے"۔

(صفحہ: 694، جمال کرم، جلد: سوم، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور)

العیاذ باللہ ہلاکت اور تباہی ہے ایسے مقولہ کے قائل کی جس کے نظر و فکر نے ایسے قضیہ کی اجازت دی اور گستاخان رسول کی مدد کر کے ایمان ضائع کر لیا۔ اہل سنت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عہد نبوی سے لے کر قیامت تک کسی شخص نے بھی رسول اللہ ﷺ کی معمولی بھی تنقیص اور توہین کی یا گستاخان رسول کی مدد کی یا گستاخی رسول کے کفر ہونے کا انکار کیا ان سب صورتوں میں فتویٰ تکفیر اس پر نافذ ہو جائے گا۔ جیسا کہ ہم "المقدمۃ الرابعہ" میں اس مسئلہ کی توضیح کر چکے ہیں ناظرین "المقدمہ الرابعہ" کا مطالعہ فرمائیں تو رفع الاشتباہ ہو جائے گا۔

القول الفیصل: پیر کرم شاہ اگر عبارت مذکورہ سے بغیر رجوع اور توبہ کے دنیا سے چلا گیا ہے تو پھر بلا ریب و شک اس پر فتویٰ تکفیر نافذ ہو جائے گا مگر قرائن و حالات دال ہیں کہ وہ بغیر توبہ اور رجوع کے گیا ہے۔ واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب)

مسئلہ طلاق ثلاثہ

مولوی قاسم دیوبندی کی مندرجہ بالا عبارت کے بارے میں میرے حضور امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہ ہے کہ اس عبارت سے شخص کافر ہو جائے گا کیونکہ اس عبارت میں خاتم النبیین کا انکار ہے جو کہ صریح کفر ہے اور پیر کرم شاہ کا موقف ہے کہ ایسی عبارت کے قائل کے کفر میں احتیاط برتی جائے یعنی کافر نہ کہا جائے۔

اقول پروفیسر کی ذاتی منطق پر جتنا افسوس کیا جائے اتنا ہی کم ہے وہ اس طرح کہ مولوی قاسم دیوبندی کی مندرجہ بالا عبارت کے متعلق کفر کہنے والا بھی صحیح ہو اور اس عبارت کفر میں احتیاط برتنے والا بھی صحیح ہو تو اس سے اجتماع النقیضین لازم آئے گا جو کہ باطل ہے اور وہ اس طرح کہ جب اس عبارت کے قائل کو کافر کہنے والا اور نہ کہنے والا دونوں صحیح ہیں جبکہ کافر اور لاکافر ایک دوسرے کی نقیض ہیں کافر کی نقیض لاکافر اور لاکافر کی نقیض کافر ہوا کرتی ہے۔

الحاصل پروفیسر کا یہ کہنا کہ اس نہج کا اختلاف کوئی نئی بات نہیں ہے واضح طور پر جہالت ہوگی کیونکہ اس نہج میں کج ہے اور اس طرح کہ یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک ہی شخص کافر بھی ہو اور لاکافر بھی اگر ایک شخص کافر ہے تو اس کا کافر نہ ہونا باطل ہوگا لہذا پروفیسر کا یہ کہنا کہ دونوں حضرات اپنی اپنی جگہ درست ہیں یہ قضیہ باطل ہے اور جس نظر و فکر پر یہ نتیجہ ہے وہ افکار و انظار شیطانیہ ہیں اللہ تعالیٰ عقل سلیم عطا فرمائے۔ وللہ الحمد

خویدم العلوم مفتی غلام محمد شرقپوری بندیالوی
مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ ناظر کالونی
نئی آبادی، فیض پور خورد، شرقپور روڈ۔

فتویٰ مرکزی دارالافتاء جامعہ ارشد العلوم

اوجھا گنج، ضلع بستی، یو۔پی، بھارت

از جانشینِ فقیہِ ملت حضرت علامہ مفتی ابرار احمد امجدی برکاتی مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب

(۱) سوال میں درج عبارت سے ظاہر یہ ہے، کہ جس پیر کے اقوال سوال میں نقل کیے گئے ہیں وہ دیوبندیوں کے کفری عقائد جانتا ہے، اگر یہی امر واقع ہے تو پیر مذکور بھی انہی میں سے ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "اِنّکُم اِذًامِثلُھُم" وَاللہ تعالیٰ اعلم

(۲) رب تبارک وتعالیٰ ظلم وستم سے پاک ومنزہ ہے، اس سے ظلم ممکن ہی نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کو ستم ظریف کہنا کفر ہے کہ اسمیں قرآن مجید کی متعدد آیتوں کا انکار ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے "وما انا بظلام للعبید" "میں بندوں کے حق میں ستم گر نہیں۔

اور فرماتا ہے: لا یظلمُ ربك احدا " تیرا رب کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ ایک دوسرے مقام پر فرمایا: ان اللہ لایظلم مثقال زرۃ۔ بیشک اللہ تعالیٰ ایک ذرّہ برابر ظلم نہیں کرتا۔ شرح فقہ اکبر میں ہے: لایو صف اللہ تعالیٰ بالقدرۃ علی الظلم لان المحال لایدخل تحت القدرۃ ۱ھ۔ تفسیر بیضاوی میں ہے: الظلم یستحیل صدورہ عنه تعالی ا۱ھ۔ اور تفسیر کبیر میں ہے۔ الذی یدل علی ان الظلم محال من اللہ تعالیٰ ان الظُلمُ عبارۃ عن التصرف فی ملك الغیر والحق سبحانه لایتصرف الا فی ملك نفسه فیمتنع کو نه ظالما وایضا الظالم لایکون الٰها والشئی لایصح الااذا کانت لوازمه صحیحة فلو صح منه الظلم لکان زوال الٰهیة صحیحا وذلك محال" اہ ملخصاً۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ہے، اس پر صحابۂ کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کا اجماع بھی ہے اور سواد اعظم اہل سنت و جماعت کا یہی مذہب ہے۔ فتح القدیر میں ہے" فاجماعهم ظاهر" (ج: ۳، ص: ۳۳۳) لہٰذا جو اس سے انحراف کرے وہ ضرور گمراہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ محمد ابرار احمد امجدی برکاتی،
خادم الافتاء مرکز تربیت افتاء اوجھا گنج

۲۔ محرم الحرام ۱۴۲۷ھ

فتویٰ ڈاکٹر مفتی غلام سرور قادری

بانی و شیخ الحدیث جامع رضویہ ٹرسٹ والسابق صوبائی وزیر اوقاف زکوٰۃ وعشر پنجاب ماڈل ٹاؤن لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلى على رسوله الكريم اما بعد فيقول الفقير الحقير الدكتور المفتى غلام سرور القادرى ان الشيخ پير محمد كرم الشاه الازهرى ما كتب فى تفسيره ضياء القرآن المجلد اول ص ١١ و ملفوظه كما فى جمال الكرم المجلد الثالث ص ٦٩٤ وما اظهر بعد خيالاته لكتاب تحذير الناس هذا ضرر عظيم له ولجميع الاسلام و نحن نتأسف عليه تأسفا كبيرا و نحن على ما فى الحسام الحرمين الشريفين و الصوارم الهنديه فمن لم يتفق بهما اتفاقا كليا فهو مصداق فتوىٰ الكتاب الشريف حسام الحرمين الشريفين و الصوارم الهنديه بلا ريب و انا اقول هذا بلا خوف لومته لائم وانا هذا الحق قائم و دائم فقط الدكتور المفتى غلام سرور القادرى

16-1-2005

ترجمہ

حمد وصلوۃ کے بعد بندہ محتاج، ڈاکٹر غلام سرور قادری کہتا ہے کہ پیر محمد کرم شاہ الازھری کی تفسیر ضیاء القرآن جلد اول ص ۱۱ میں جو لکھا گیا ہے اور جو ان کے ملفوظات میں لکھا گیا ہے جیسا کہ جمال کرم جلد ۳، صفحہ ۶۹۴ میں اور جن بعض خیالات کا انہوں نے اظہار کیا ہے کتاب تحذیر الناس کیلئے یہ ان کے لئے اور تمام اہل اسلام کے لئے نقصاندہ ہے۔ ہم اس پر بہت رنجیدہ ہیں اور ہم اسی مؤقف پر ہیں جو حسام الحرمین شریفین میں اور الصوارم الہندیہ میں مذکور ہے۔ پس جس نے کلیتاً ان دونوں پر اتفاق نہیں کیا تو بلاشبہ وہ کتاب حسام الحرمین شریفین اور الصوارم الہندیہ میں مندرج فتوے کا مصداق ہے۔ میں یہ سب بغیر کسی خوف اور ملامت کے کہتا ہوں اور میں اس حق پر قائم ودائم ہوں۔

دستخط و مہر

مفتی غلام سرور قادری

۱۶۔ جنوری ۲۰۰۵ء

فتویٰ از علامہ مفتی فضل احمد چشتی، لاہوری

باسمہ تعالیٰ وبالصلاۃ والسلام علی وسیدنا المصطفیٰ

الجواب بعون الملك الوهاب هو الموفق للصواب

(1) قاسم نانوتوی علیہ ماعلیہ نے خاتم النبیین کی جو تفسیر وتاویل کی ہے اور جن الفاظ کے ساتھ کی ہے وہ صریح کفر ہے کما صرح بہ علماء الحرمین الشریفین وسیدی الامام البریلوی علیهم الرحمة والرضوان بندہ ناچیز اپنے مشائخ کرام کے فتاویٰ شریف کے ساتھ پورا اتفاق کرتا ہے۔ لہٰذا جو شخص بھی نانوتوی علیہ ماعلیہ کی تفسیر وتاویل کو کفر یہ نہ کہے وہ بھی بلاشبہ اس کے ساتھ کا ہے۔ اور مشائخ کے فتویٰ کی زد میں ضرور ہے۔ تو کرم شاہ کا نانوتوی

مشرب ہونا بلا ریب ہے۔

(2) اب طلاق ثلاثہ کے وقوع کے خلاف فتوٰی دینے والا تعزیر کے قابل ہے اور گمراہ ہے اور فتوٰی امام خیر الدین رملی حنفی علیہ الرحمۃ میں ہے مانصہ

(وسئل مرة اخرى) فى رجل طلق زوجته ثلاث مجتمعا فى كلمة واحدة فافتاه حنبلى المذهب بعدم الوقوع فاستمر معاشراً لزوجته بسبب الفتوى المذكورة مدة سنين فهل يعمل بافتاء الحنبلى المذكورام لاولواتصل به حكم منه كيف الحال؟

(اجاب)لا عبرة بالفتوى المذكورة ولا ينفذ قضاء القاضى بذالك ولو نفذه الف قضٍ ويفترض على حكام المسلمين ان يفرقوا بينهما قال بعض العلماء وحكى عن الحجاج بن ارطاة وطائفة من الشيعة والظاهرية الذلايقع منها الا واحدة واختاره من المتاخرين من لايعبأبه فافتى به واقتدى به من اضله الله تعالىٰ اه والله اعلم۔

(3) یہ کلام بے نظام کہ کسی گستاخ رسول ﷺ کو (معاذ اللہ) کافر کہنے کا دور گذر گیا ہے صریح کفر ہے بلکہ بدترین کفر ہے لا يتفوه به الامن لادين ولا ايمان له والله تعالىٰ اعلم بالصواب۔

حررہ

فضل احمد چشتی لاہوری پنڈی سٹاپ لاہور

(۴ جمادی الثانیۃ ۱۴۲۵ھ بروز جمعرات)

فتوی از جانشین خلیل العلماء حضرت علامہ مفتی احمد میاں برکاتی مدظلہ،

شیخ الحدیث جامعہ احسن البرکات، حیدر آباد

۷۸۶

الجواب سائل نے جو حقائق پیش کیے ہیں، وہ اظہر من الشمس ہیں، اور بقول سائل زندگی میں بھی موصوف نے ان سے رجوع نہ فرمایا۔ فقیر قادری رضوی کو بھی یہی صدمہ ہے اور رہیگا۔ اور امام اھلسنت علیہ الرحمۃ کے فتاوی نہایت معتبر اور محقق ہیں ان کی تحریر کے سامنے فقیر کسی تیسری دوسری تحریر کو اہمیت نہیں دیتا جو احکام ان کی تحریروں سے مستنبط ہیں وہی حق ہیں خواہ کوئی بھی اس کی زد میں آئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

دستخط و مہر

ابو حماد مفتی احمد میاں برکاتی

مہتمم و شیخ الحدیث دار العلوم احسن البرکات، حیدر آباد

۲۸۔ رجب المرجب ۱۴۲۵ھ، ۱۴ ستمبر، ۲۰۰۴ء